کل سے نہیں، آج سے اِن شاء اللہ!

سرورِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''پانچ چیزوں کو پانچ سے قبل غنیمت سمجھو، زندگی کو موت سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور مالداری کو فقر سے پہلے''۔

(مستدرک حاکم 306/4)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جس میں سرفہرست وقت اور صحت ہے۔ وقت انسانی زندگی کا وہ قیمتی اثاثہ ہے جو ازل سے ابد تک ہر انسان کو یکسانیت کے ساتھ بلاتفریق عطا کیا گیا ہے۔ یہ وقت کا ہی استعمال ہوتا ہے جو کسی بھی انسان کی زندگی بنانے یا بگاڑنے کا سبب بنتا ہے۔ آج ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ہم میں سے اکثر لوگ اپنا وقت ضائع کرنے میں مشغول ہیں۔ ہمیں احساس ہی نہیں کہ ہر گزرتا دن ہمیں نہ صرف ہماری موت کے قریب کر رہا ہے بلکہ ہم ناکامی کی سیڑھیاں اترتے جا رہے ہیں۔ اگر کبھی غلطی سے یا معجزاتی طور پر ہمیں یہ احساس ہو جائے کہ ہم زندگی میں کہاں کھڑے ہیں، ہم نے کیا کھویا کیا پایا، اور ہم آگے کس طرف بڑھ رہے ہیں، تو ہمیں اپنی اصلاح کی ایک امید نظر آتی ہے، ہم میں خود کو بدلنے کا اک جذبہ پیدا ہوتا ہے، ہم بہتر مستقبل کے لیے خواب سجاتے ہیں، محنت کرنے کا عزم کرتے ہیں اور پھر اپنی تمام تر مثبت سوچوں پر عمل کا ارادہ کرتے ہوئے خود سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں ''کل سے ان شاء اللہ''۔

کامیاب زندگی کے سفر کی اہم ترین زینہ تو یہ ہے کہ آپ خود کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیں کہ:

''کل سے نہیں، آج سے بھی نہیں، ابھی سے ان شاء اللہ''۔

میں آئے روز اس چیز کا تجربہ کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں لوگ خواب دیکھتے ہیں، محنت

کا ارادہ کرتے ہیں اور عزم کرتے ہیں کہ کل سے فلاں کام کریں گے، کل سے محنت کریں گے، کل سے جدوجہد کریں گے مگر وہ کل، وہ کل کبھی نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگ موت سے بھی اس لیے خوفزدہ ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے اکثر کام کل پر چھوڑ رکھے ہوتے ہیں۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا ایسے کسی شخص کو جب کہا جاتا ہے کہ نماز کی پابندی کرو، توبہ استغفار کیا کرو، بچوں کے ساتھ وقت گزارا کرو، ماں باپ کو وقت دو، اپنی صحت پر توجہ دو، ورزش کیا کرو، حتیٰ کہ یہ کہہ دیا جائے کہ روز اپنا محاسبہ کیا کرو تو جواب موصول ہوتا ہے ان شاء اللہ کل سے کروں گا۔

آج ہمارے معاشرے میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بے قدری کا شکار ہے تو وہ وقت ہے۔ یہ ناقدری اور ناشکری اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اب اسے برا سمجھنے کا بھی تردد نہیں کیا جاتا۔ ہم لوگ گھنٹوں گھنٹوں فون پر گپیں مارتے، دوستوں کے ہمراہ ہوٹلوں پر بے مقصد بیٹھے نکتہ چینی کرنے، تنقید اور غیبتیں کرنے، سوشل میڈیا پر بلاضرورت سکرولنگ کرنے میں وقت ضائع کر دیتے ہیں مگر افسوس کہ جب کوئی مفید کام کرنے کی باری آئے تو ہم کل سے ان شاء اللہ کا ورد کرنے لگتے ہیں۔ نوجوان قوم کا مستقبل ہوا کرتے ہیں اور ہمارے نوجوان جنہیں آج صحت سے نوازا گیا ہے کل کو خدا جانے کیسا بڑھاپا پائیں گے، کن امراض کا شکار ہوں گے، آج صاحب مال ہیں پر کل نجانے کن حالات میں ہوں گے۔ اس لیے جو کرنا ہے ابھی کر لیں، جو کام کرنے ہیں، جو کمانا ہے، جو لگانا ہے، جو جو بھی فوائد اکٹھے کرنے ہیں ابھی کر لیں یہی کامیابی کا راز ہے ورنہ کل بیٹھ کر سوائے پچھتانے کے ہمارے پاس کوئی چارہ نہ ہوگا۔

میرے نزدیک حقیقی کامیابی تو یہ ہے کہ موت آپ کے سر پر کھڑی ہو اور آپ کو کوئی خوف، کوئی پچھتاوا نہ ہو۔ آپ ہنس کر موت کو گلے لگا سکیں آپ زندگی کو اس طرح جئیں کے مرتے دم آپ کو خود پر اور اپنی زندگی پر اطمینان ہو اور آپ اللہ کو منہ دکھانے کے قابل ہوں۔

یہ کیسے ممکن ہے؟

یقین کیجیے، اس میں کچھ ناممکن نہیں۔ یہ حقیقی کامیابی ممکن ہے بس ہمیں اپنے وقت کو کارآمد بنانے کی ضرورت ہے۔ زندگی میں کل سے ان شاء اللہ کہنے کی بجائے آج اور ابھی سے ان شاء اللہ کہہ کر اپنے مقاصد حیات کے لیے محنت کا آغاز کرنے کی ضرورت ہے۔ یقین جانیے پھر وہ آپ ہی ہوں گے جو پچھتاوے کے بغیر اطمینان وسکون کی زندگی گزار سکیں گے اور ہنس کر موت کو گلے لگانے کے لیے تیار ہوں گے۔

میں نے دیکھا ہے کہ زندگی میں ہارے ہوئے، ناکام لوگ اپنے ارادوں میں بہت کمزور ہوتے ہیں۔ وہ اپنی عادات، اپنے عزائم اور فیصلوں میں مستقل مزاج نہیں ہوتے۔ آپ کو ان سب میں آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت مشترک ملے گی۔ کل بھی ایسا کل جو کہ کبھی آنے کا نام نہیں لیتا۔ آپ ان لوگوں میں خود اعتمادی کی کمی دیکھیں گے۔ کل پر ان کا بھروسہ بہت پختہ مگر تاخیر کا شکار ہوگا۔ کیونکہ وہ یہ تو سوچتے ہیں وہ کل کچھ کریں گے، مگر کیا کریں گے اس سوچنے کے عمل کو بھی وہ کل پر ملتوی کر دیتے ہیں۔ یقین جانیے کل کبھی نہیں آتی۔ یہ جو کل کرنے والی سوچ ہے نا، یہ کامیابی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ کل کا مطلب سستی ہے اور سست روی ہماری کامیابی اور ہمارے کامیاب مستقبل کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اگر آپ آج اپنے عزم میں مضبوط ہوتے ہوئے کچھ نہیں کر پا رہے تو کل جب کہ آپ کے حوصلے میں وہ طاقت نہیں رہے گی، تب کیسے کچھ کر پائیں گے؟ یہ کل کا لفظ ایک فریب ہے اور ہم سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس فریب کا شکار ہیں۔ آپ کبھی قبرستان جائیں اور جا کر دیکھیں، وہاں کتنے ہی ایسی جوان اور بوڑھے دفن ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کے تمام اہم کاموں کا آغاز کل سے کرنا تھا، وہ تمام کے تمام اپنے آنے والے کل کی بھینٹ چڑھے مٹی ہو گئے ہیں وہ سب آج اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کر دینے والی زندگی کے لیے خدا کے ہاں بھی جواب دہ ہیں اور دنیا میں بھی لوگ انہیں یاد کرنے کے روادار نہیں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ دنیا میں کتنے لوگ روزانہ مرتے ہیں؟ اور ان میں سے کتنے ایسے ہوتے ہیں جنہیں یاد رکھا جاتا ہے، جن کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں؟ اور کتنے

ایسے ہیں جن کے مرجانے پر لوگ انہیں یوں بھول جاتے ہیں کہ گویا وہ کبھی دنیا میں آئے ہی نہ تھے؟ یہ اعداد وشمار یقیناً آپ کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہوگا۔

ایچ جیکسن براؤن جونیئر نے اس فلسفے کو انتہائی خوبصورتی سے یوں بیان کیا ہے کہ:

"آنے والے وقت کے لیے بہترین تیاری یہ ہے کہ آپ آج اپنی طرف سے کوئی کمی نہ چھوڑیں"۔

یقین جانیے آنے والا زمانہ انہی کا ہے جو ماضی میں کی گئی غلطیوں سے سیکھ کر حال میں محنت کو اپناتے ہیں اور اپنے خوابوں پر یقین رکھتے ہیں وگرنہ وقت کا کیا ہے وہ تو گزر ہی جائے گا اور ہم بس بیٹھے دنیا اور آخرت کے خسارے گنتے رہ جائیں گے۔